www.abdulhaq.info/articles/hinduism

Paigham Sulh, 29 September 1923

ہماری تبلیغی کوششیں

شاندار تقریر اور کامیاب مباحثہ

۱۶ ستمبر کو شملہ میں آریہ سماج کا جلسہ تھا، اس تقریب پر مولوی عبدالحق صاحب کو بھی مسلمانان شملہ کی طرف سے دعوت دی گئی تھی، چنانچہ مولوی صاحب ممدوح وہاں تشریف لے گئے، جلسہ سے پہلے ۱۶ ستمبر کو آپ کا ایک لیکچر اسلام اور ویدک دھرم کے مضمون پر جامع مسجد شملہ میں ہوا، یہ لیکچر نہایت موثر ثابت ہوا،

اس کے بعد ۱۸ ستمبر کو آریہ سماج مندر میں آریہ سماج اور اسلام کا مباحثہ تھا، افسوس ہے کہ آریہ سماج نے مباحثہ کے لئے مضمون تو "نجات" ایسا عظیم الشان مقرر کر دیا لیکن اس پر تمام اہل اسلام کی طرف سے صرف ایک مضمون ہی پڑھنے کی اجازت دی، اس قسم کی بدعنوانیاں سماج کی طرف سے ہمیشہ ظہور پذیر ہوتی رہتی ہیں، جو سماج کی کمزوری کی دلیل ہے،

بہرحال ۱۸ ستمبر کو مولوی عبدالحق صاحب اور آریہ سماج کے اپدیشک رامچندر سے نجات کے مضمون پر نہایت دلچسپ مباحثہ ہوا، آریہ مباحث نے سب سے پہلے کہا کہ اسلام میں چوری اور زنا مانع نجات نہیں، اس پر ہمارے مبلغ مولوی عبدالحق صاحب نے فرمایا کہ تمہارا یہ فقرہ محتاج تشریح ہے، (۱) کیا تمہارا یہ مطلب ہے کہ اسلام کا عقیدہ ہے کہ انسان خواہ چوری و زنا کرتا رہے، تب بھی نجات حاصل کرے گا، یا (۲) یہ مطلب ہے کہ اگر کسی شخص سے قبل از اسلام یا بعد از اسلام سہواً ایک دفعہ یہ جرم ہو گیا ہے تو نجات حاصل کر سکتا ہے، چونکہ آریہ مباحث کو حقیقت حال کا علم تھا، اور اس نے یہ اعتراض محض کٹ حجتی کے طریق پر پیش کیا، اس لئے اس کا جواب تو کچھ نہ دیا لیکن یہ تجویز کیا کہ دوسرے دن اسی مضمون نجات پر پھر مباحثہ ہو، چنانچہ دوسرے دن حسب تجویز مباحثہ شروع ہوا، آریہ مباحث کچھ بیس بائیس اعتراضات گھر سے لکھ کر لے آیا تھا، وہ اس نے جلدی جلدی پڑھنے شروع کئے، اس پر مولوی عبدالحق صاحب نے فرمایا، کہ یہ طریق نہایت غلط ہے، اگر میں بھی وید پر چالیس پچاس اعتراض گھر سے لکھ کر لے آتا، تو پنڈت صاحب کو معلوم ہو جاتا، کہ یوں اعتراض کیا کرتے ہیں، الغرض اس کے بعد مولوی عبدالحق صاحب نے قرآن مجید سے سورہ بقر کی ابتدائی آیات پڑھ کر بتایا، کہ دیکھو کہ اس کتاب حکیم نے ابتدا ہی میں .. اپنی علت غائی بیان کر دی ہے، اور وہ اصول بیان کر دیئے ہیں، جن سے انسان نہ صرف گناہ سے بچ سکتا ہے، اور متقی بن سکتا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ فلاح پا سکتا ہے، جو نجات سے اعلےٰ درجہ ہے اب وید سے بھی تم ذرا نکال کر دکھاؤ، کہ اس نے کہاں اپنے آنے کی علت بتائی، اور کیا کیا اصول فلاح کے لئے تعلیم دیئے، اس پر آریہ مباحث سٹ پٹانے لگا، اور اس نے آخر تسلیم کیا کہ وید تو ابتدائی زمانہ کی کتاب ہے، جب نسل انسانی بچہ کی طرح تھی، اس میں یہ انتہائی باتیں اور یہ اصول کیونکر بیان ہو سکتے ہیں، جو صرف مہذب اور متمدن سوسائٹی کے لئے موزوں ہو سکتے ہیں، اس پر مولوی عبدالحق صاحب نے فرمایا کہ بس ہم بھی تو یہی کہتے ہیں، کہ وید صرف ابتدائی زمانہ کے لئے تھا، اس زمانہ میں اس کی تعلیم کارگر نہیں ہو سکتی، اور یہی آپ تسلیم کرتے ہیں،

اس کے بعد مولوی عبدالحق صاحب نے ان آٹھ وجوہ کا تجزیہ کیا، جو سوامی دیانند صاحب نے محدود وید کے لئے ستیارتھ پرکاش میں لکھی ہیں، اور آریہ سماج کی تعلیم متعلق نجات پر نہایت قابلیت سے گفتگو کرتے ہوئے ان ڈھکوسلوں کا قلع قمع کیا، جو سوامی دیانند نے تجویز کئے ہیں، غرض یہ مباحثہ خدا کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا،

چونکہ مسلمانان شملہ کی خواہش تھی، کہ مولانا ویدک تعلیم پر ایک تقریر کریں، اس لئے ان کی اس خواہش کے متعلق جامع مسجد میں ۲۰ ستمبر کو اس مضمون پر ایک موثر اور دلچسپ تقریر ہوئی،